قول وفعل کا تضاد

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

دسمبر-2025

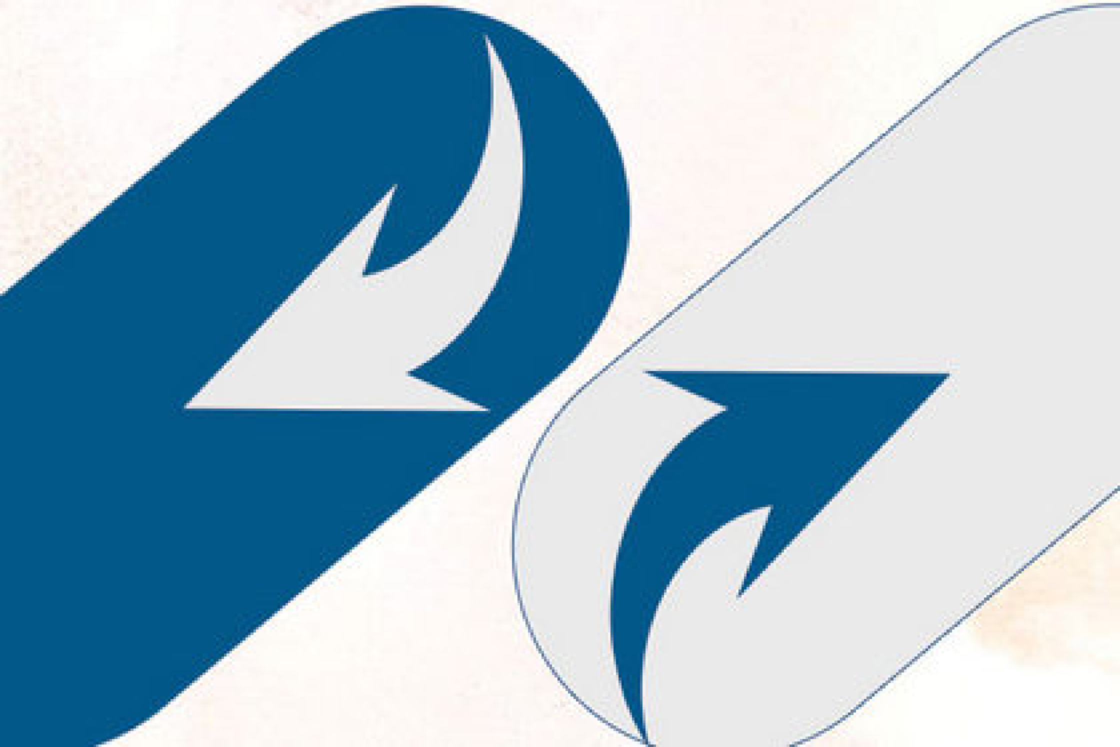

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قول و فعل کا تضاد

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں قول و فعل کے تضاد کی مذمت

قول و فعل کا تضاد ایک ایسی خرابی ہے جو انسان کی شخصیت اور اس کی عزت و وقار کو مجروح کر دیتی ہے۔ جب انسان کی زبان ایک بات کہے اور اس کا عمل کچھ اور ہو تو اس کا کردار دوسروں کی نظروں میں مشتبہ اور بے وزن ہو جاتا ہے اور یہ طرزِ عمل معاشرے میں اعتماد اور سچائی کی بنیادوں کو بھی کھوکھلا کر دیتا ہے۔ ہمارے پیارے دین اسلام نے اس عمل کی سخت مذمت کی ہے، کیونکہ جو شخص دوسروں کو بھلائی کی نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے، مگر خود اس پر عمل نہ کرے تو ایسا شخص نہ صرف اپنے لئے ہلاکت کا سامان پیدا کرتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے باعثِ فتنہ بنتا ہے۔ یہی تضاد انسان کے اندر نفاقِ عملی کو جنم دیتا ہے اور اس کی دوسروں کو دی جانے والی بھلائی کی دعوت اور نصیحت کا اثر ختم کر دیتا ہے۔ اللہ رب العالمین قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

1 ... معجم اوسط، 5/252، حدیث: 7235

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ (پ28، الصف:02)

ترجمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ اِس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود اُن پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اُس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کرلیتا ہوں وغیرہ یعنی ایک بات کہہ دیتا ہوں لیکن پوری نہیں کروں گا۔[1]

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۴ (پ1، البقرۃ:44)

ترجمۂ کنز العرفان: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

یاد رہے کہ معمولی سی برائی بھی اُس وقت ایک فتنے اور تباہی کی صورت اختیار کرلیتی ہے جب اس کا ارتکاب وہ لوگ کریں جو خود تو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہوں لیکن جب خود ان کے اعمال سے پردہ ہٹے تو یہ حقیقت سامنے آئے کہ گناہوں میں سب سے زیادہ مبتلا وہی ہیں۔ لہٰذا یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ قول و فعل کا تضاد اور خلوت و جلوت کا فرق دنیا و آخرت دونوں کے لئے تباہ کُن ہے۔ دنیا میں اس کا نقصان یہ ہے کہ جب کسی شخص کا یہ تضاد ظاہر ہو جائے تو لوگ عمر بھر اُس پر اعتماد نہیں کرتے، بلکہ اُس کی حرکات دیکھ کر بہت سے لوگ دین سے ہی دور ہو جاتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کا کیا انجام

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ28، الصف، تحت الآیۃ:2، 10/ 125

ہو گا اس کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ؛

بے عمل مبلغ کا انجام

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا"قیامت کے دن ایک شخص کولایاجائے گا، پھر اسے دوزخ میں ڈال دیاجائے گا،اس کی انتڑیاں دوزخ میں بکھر جائیں گی اوروہ اس طرح گردش کررہا ہو گا جس طرح چکی کے گرد گدھا گردش کرتاہے، جہنمی اس کے گرد جمع ہوکراس سے کہیں گے: اے فلاں! کیابات ہے تم توہم کونیکی کی دعوت دیتے تھے اوربرائی سے منع کرتے تھے۔ وہ کہے گا میں تم کو نیکی کی دعوت دیتا تھالیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھااورمیں تم کوتوبرائی سے روکتا تھا مگر خود برے کام کرتا تھا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے ظاہر ہوتاہے کہ اللہ پاک کے نزدیک قول و فعل میں تضاد نہایت ناپسندیدہ ہے۔ اس لئے مبلغین، واعظین بلکہ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جن اچھائیوں کی دوسروں کو دعوت دیں اُن پر خود بھی عمل کریں، دعوت دینے والے جب خود عمل والے بن جائیں گے تو ان کی دعوت میں تاثیر بھی ہوگی کیونکہ دلوں پر وہی بات اثر کرتی ہے جو زبان سے نکلنے کے ساتھ ساتھ کردار سے بھی جھلک رہی ہو۔

بے عمل بھی نیکی کی دعوت دے

یاد رہے کہ اس آیت کی مراد وعظ و نصیحت کرنے والوں کو تقویٰ و پرہیز گاری پر ابھارنا ہے، بے عمل کو وعظ سے منع کرنا مقصود نہیں، یعنی یہ فرمایاہے کہ جب دوسروں کو وعظ و نصیحت کرتے ہو تو خود بھی عمل کرو، یہ نہیں فرمایا کہ جب عمل نہیں کرتے تو وعظ

1 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ النار وانّھا مخلوقۃ، ص836، حدیث:3267

و نصیحت کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ عمل کرنا ایک واجب ہے اور دوسروں کو برائی سے روکنا دوسرا واجب ہے۔ اگر ایک واجب پر عمل نہیں تو دوسرے سے کیوں رُکا جائے۔[1]

جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اُس وقت تک نیک اعمال کرنے کی دعوت نہ دیں جب تک خود تمام نیک اعمال نہ کرنے لگ جائیں اور ہم اس وقت تک برے کاموں سے منع نہ کریں جب تک ہم خود تمام برے کاموں سے رک نہ جائیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: (ایسا نہ کرو) بلکہ تم نیک اعمال کرنے کا حکم دو اگرچہ تم خود تمام نیک اعمال نہیں کرتے اور برے اعمال کرنے سے منع کرو اگرچہ تم تمام برے اعمال سے باز نہیں آئے۔[2]

قول و فعل میں تضاد کی مختلف صورتیں

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کی ایک ایسی دینی تنظیم ہے جس کا یہ مدنی مقصد ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَ اللہ الکریم" اس مدنی مقصد کی تکمیل اُسی صورت میں ممکن ہے کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ سبھی اسلامی بھائی اچھی گُفتار کے ساتھ ساتھ اچھے کردار کے بھی مالک ہوں، ان کا ظاہر و باطن یکساں ہو، وہ قول و فعل کے تضاد کا شکار نہ ہوں۔ آیئے قول و فعل کے تضاد کی چند مثالیں سنتے ہیں تاکہ اس کی روشنی میں ہم اپنے کردار کی اصلاح کر سکیں۔

(1) دوسروں کو خوفِ خدا اور دنیا سے بے رغبتی کا درس دینا لیکن خود اس کے افعال کا دنیا سے محبت، حرص اور مال کی طلب کو ظاہر کرنا۔

1 ...تفسیر صراط الجنان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ:44، 1/ 117
2 ...معجم الاوسط، 5/ 77، حدیث:6628

(2)دوسروں کو مختلف دینی کاموں مثلاً: قافلے میں سفر کرنے اور نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کی ترغیبیں دلانا لیکن خود ان پر عمل سے محروم رہنا۔

(3)اپنے ماتحتوں کو نرمی، عاجزی و حسنِ اخلاق کی تلقین کرنا جبکہ خود بات بات پر غصے سے بپھر جانا اور سخت انداز اپنانا۔

(4)لوگوں کو گانے باجے کی ہولناکیاں سنانا، بے حیائی و بے پردگی پر مشتمل فلموں ڈراموں سے منع کرنا لیکن خود انہیں دیکھنا۔

(5)دوسروں کو نماز کی پابندی کے فضائل اور ترکِ نماز کی وعیدیں سنانا لیکن خود فجر میں سوتے رہنا۔ یونہی لوگوں کو ترکِ جماعت کا گناہ بتانا لیکن اپنی دُکان نمازوں کے اوقات میں بھی کھلی رکھنا۔ یا دوسروں سے کہنا کہ نماز کے وقت دُکان بند کرو، مگر خود نماز کے وقت بھی خریداری میں مصروف نظر آنا ہو۔

(6)لوگوں کو کاروبار میں دھوکہ دہی اور جعلسازی سے منع کرنا، اللہ والوں کے پاکیزہ اندازِ تجارت کے واقعات بتانا لیکن خود کاروباری ہیر پھیر، دھوکہ دہی اور ملاوٹ وغیرہ جیسی خرابیوں میں مبتلا ہونا۔ (بارہا بظاہر مذہبی حلیے والوں کی کاروباری بے احتیاطیوں کے سبب لوگ دینی ماحول سے دور ہو جاتے ہیں۔)

(7)لوگوں کے سامنے جھوٹ کی تباہ کاریاں بیان کرنا اور یہ تک کہنا کہ ”جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے“ اور پھر خود ہی معاذ اللہ لوگوں سے جھوٹ بولنا۔ (ایسوں کا جھوٹ جب عوام کے سامنے کھلتا ہے تو بسا اوقات وہ مذہبی لوگوں سے اتنے بدظن ہوتے ہیں کہ دوبارہ قریب نہیں آتے۔)

پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا ایک عظیم کام ہے، مگر ہمیں چاہیے کہ دیگر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ

اپنی اصلاح کی بھی کوشش کرتے رہیں۔ کیونکہ ایسے بے عمل مبلغ یا واعظ کے لیے احادیث میں بہت وعیدات بیان ہوئی ہیں جو دوسروں کو تو نصیحت کی بات کرتا ہے لیکن اپنی ذات کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتا اور کل بروزِ قیامت ایسے بے عمل مبلغ کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی۔[1]

اللہ پاک ہمارے ظاہر و باطن کو ستھرا فرمائے، ہمیں گفتار کے ساتھ ساتھ کردار کا بھی مسلمان بنائے، سنتوں کا پیکر اور عشقِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر بنائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَم النّبیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...فیضانِ ریاض الصالحین، 3/120، بتغیر قلیل